سیٹی بجانے کے اَحکام

صفحات 16

سیٹی بجانے کی مختلف صورتیں اور اُن کے اَحکام 01
کیا درسِ نظامی کرنا عالم ہونے کے لیے شرط ہے؟ 04
کیا جنّت میں عورتوں کو دیدارِ الٰہی ہو گا؟ 08
کیا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مفتی بھی تھے؟ 10
زندہ ٹڈیوں کو سیخ میں پرو کر چولہے پر پکانا کیسا؟ 13

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

سیٹی بجانے کے اَحکام (1)

دُعائے عطّار

یا اللہ پاک! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ ”سیٹی بجانے کے احکام“ پڑھ یا سُن لے اُسے دینی مسائل کی سمجھ بوجھ عطا فرما اور اُس کی بے حساب مغفرت فرمادے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: **مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کے لیے مَغْفِرت ہے۔** (2)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

سیٹی بجانے کی مختلف صورتیں اور ان کے اَحکام

سُوال: ہم اکثر باتوں باتوں میں یا ہنسی مذاق میں سیٹی بجاتے ہیں، اِس حوالے سے ہماری راہ نمائی فرما دیجئے۔

جواب: سیٹی بجانے کی مختلف صورتیں ہیں جیسے بعض اوقات ٹریفک کا نظام چلانے کے لیے پولیس والے سیٹی بجاتے ہیں یا اِس طرح کی دِیگر ضَروریات کے لیے سیٹی بجائی

---

(1)...... یہ رِسالہ ۵ ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ بمطابق 2 دسمبر 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

(2)...... تاریخ ابن عساکر، حرف النون، ناشب بن عمرو، ۶۱/ ۳۸۱، رقم: ۷۸۱۲، حدیث: ۱۲۶۶۱۔

جاتی ہے تو ضَرورتاً سیٹی بجانا جائز ہے۔[3] (اِس موقع پر اَمیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اِسی طرح کارخانوں میں یہ اِعلان کرنے کے لیے کہ چُھٹی کا وقت ہو گیا ہے سیٹی بجائی جاتی ہے اِس کی بھی اِجازت ہے لیکن لَہو و لَعب کے طور پر سیٹی بجانا جسے عُرفِ عام میں چھچھوراپَن کہا جاتا ہے اس کی اِجازت نہیں ہے۔[4] (اِس پر اَمیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) مہذب آدمی لَہو ولَعب کے طور پر سیٹی بجانے کا سوچ بھی نہیں سکتا اور نہ ہی اُسے سیٹی بجانا آتی ہے۔ سیٹی ہاتھ سے بھی بجائی جاتی ہے اور یہ صِرف ماہر آدمی ہی بجا سکتا ہے عام آدمی کا کام نہیں اور نہ ہی اُسے سیٹی بجانے کی کوشش کرنی چاہیے کہ بندہ گناہ کی کوشش کیوں کرے؟ عافیت اِسی میں ہے کہ بندہ سیٹی بجانے کی کوشش نہ کرے کیونکہ اگر بجے گی تو بجانے کا شوق پیدا ہو گا کہ جسے ناچنا آتا ہے اسے ناچنے کا شوق بھی ہوتا ہے اور جسے ناچنا نہیں آتا اس کی ناچنے سے جان چھوٹی رہتی ہے۔

بہرحال سیٹی بجانے سے **متعلق** بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 511 پر ہے: ”لوگوں کو بیدار کرنے یعنی جگانے اور خبر دار کرنے کے اِرادہ سے بِگل یعنی سیٹی بجانا جائز ہے، جیسے حمام میں بگل اِس لیے بجاتے ہیں کہ لوگوں کو اِطلاع ہو جائے کہ حمام کھل گیا۔ رَمضان شریف میں سحری کھانے کے وقت بعض شہروں میں نقارے بجتے ہیں، جن سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ لوگ سحری کھانے کے لیے بیدار ہو جائیں اور انہیں معلوم ہو جائے کہ ابھی سحری کا وقت باقی ہے یہ جائز ہے کہ یہ صورت لہو و لعب میں داخل

---

3 ......بہارِ شریعت، ۳/ ۵۱۱، حصہ: ۱۶ ماخوذاً۔

4 ......بہارِ شریعت، ۳/ ۵۱۰-۵۱۱، حصہ: ۱۶ ماخوذاً۔

نہیں۔" ایک طرفہ ڈھول کو نقارہ کہتے ہیں مثلاً اگر کسی گلاس وغیرہ پر ایک طرف چمڑا چڑھا لیا جائے تو وہ نقارہ کہلائے گا اور اگر دونوں طرف چمڑا ہو تو ڈھول۔ اب شاید ہی کہیں نقارے بجتے ہوں کیونکہ الیکٹرونک سسٹم ہر جگہ پہنچ چکا ہے۔ بہر حال اگر نقارہ میوزک والے اَنداز میں نہ بجایا جائے اور اس سے مقصود سحری کے لیے لوگوں کو جگانا اور یہ اِطلاع دینا ہو کہ سحری کا وقت ہو گیا ہے یا سحری کا وقت ابھی باقی ہے تو نقارہ بجانا جائز ہے۔ "اِسی طرح کارخانوں میں کام شروع اور ختم ہونے کے وقت سیٹی بجا کرتی ہے یہ جائز ہے کہ اس سے بھی لہو و لعب مقصود نہیں ہوتا بلکہ اِطلاع دینے کے لیے یہ سیٹی بجائی جاتی ہے۔ یوں ہی ریل گاڑی کی سیٹی سے بھی مقصود یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ گاڑی چھوٹ رہی ہے یا اِسی قسم کے دوسرے صحیح مقصد کے لیے سیٹی دی جاتی ہے یہ بھی جائز ہے۔"(5)

کبوتر اُڑانے کے لیے سیٹی بجانا کیسا؟

سُوال: شہروں اور دیہاتوں میں شام کے وقت کبوتر اُڑائے جاتے ہیں تو اِس موقع پر سیٹی بجانا کیسا ہے؟

جواب: اگر پرندے اُڑانے کے لیے سیٹی بجاتے ہیں کہ پرندے فصل کو خراب کرتے ہیں تو یہ بھی ایک ضَرورت ہے لہٰذا یہ بھی جائز کے حکم میں ہے۔ رہی بات کبوتر اُڑانے کے لیے سیٹی بجانے کی تو یہ کبوتر اُڑاتے نہیں انہیں ستاتے ہیں۔ کبوتر اُڑانے والے کبوتروں کو اُترنے نہیں دیتے، ان کو تھکاتے اور بھوکا رکھتے ہیں یہاں تک کہ بعض اوقات

---

5 ......دُرِّمختار مع رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، ۹/۵۷۸-۵۷۹ ماخوذاً۔ بہارِ شریعت، ۳/۵۱۱، حصہ ۱۶:۔

کبوتر بھوک سے نِڈھال ہو کر نیچے گرتے ہیں تو پرندوں کو اِس طرح ستانا حرام ہے۔ ”کبوتر پالنے والے باقاعدہ کبوتروں کو سَدھاتے ہیں اور پھر یہ کبوتر دوسرے کبوتروں کو اپنے غول میں پھنسا کر لے آتے ہیں جنہیں یہ کبوتر والے پکڑ لیتے ہیں حالانکہ اس طرح کسی اور کے کبوتر پر قبضہ جما لینا حرام ہے۔“(6) یاد رَکھیے! اگر آپ نے کبوتر کو چوری کے لیے اِستعمال کیا تو آپ گناہ گار اور جہنم کے حقدار ہوں گے۔ جب اس طرح کبوتر اُڑانا گناہ کا کام ہے تو اس کے لیے سیٹی بجانا بھی ایک گناہ کے کام کے لیے ہو گا لہٰذا ایک گناہ مزید بڑھ جائے گا۔(7)

کیا دَرسِ نظامی کرنا عالِم ہونے کے لیے شرط ہے؟

سُوال: کیا دَرسِ نظامی کرنا عالِم ہونے کے لیے شرط ہے؟(8)

---

6 ......دُرِّمختار، کتاب الشھادات، باب القبول وعدمہ، ۸/۲۲۹ ماخوذاً۔ بہارِ شریعت، ۲/۷/۹۴۷، حصہ: ۱۲۔

7 ......حدیثِ پاک میں ہے: تین چیزیں جوا ہیں: (۱) شرطیہ بازیاں (۲) چھوٹے چھوٹے تیروں کو پھینک کر جوا کھیلنا اور (۳) سیٹیاں بجا بجا کر کبوتر اُڑانا۔ (کنز العمال، حرف اللام، کتاب اللھو و اللعب و التغنی، الجزء: ۱۵، ۸/۹۴، حدیث: ۴۰۶۳۲) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کبوتر پالنا جبکہ خالی دِل بہلانے کے لیے ہو اور کسی اَمرِ ناجائز کی طرف مُؤَدِّی (یعنی لے جانے والا) نہ ہو جائز ہے اور اگر چھتوں پر چڑھ کر اُڑائے کہ مسلمانوں کی عورت پر نگاہ پڑے یا ان کے اُڑانے کو کنکریاں پھینکے جو کسی کا شیشہ توڑیں، کسی کی آنکھ پھوڑیں یا پرائے کبوتر پکڑے یا ان کا دم بڑھانے اور اپنا تماشا ہونے کے لیے دِن دن بھر انہیں بھوکا اُڑائے، جب اُترنا چاہیں نہ اُترنے دے تو ایسا پالنا حرام ہے۔ (احکامِ شریعت، ص ۳۸)

8 ......یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب اَمیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

جواب: دَرسِ نظامی کرنا عالِم ہونے کے لیے نہ تو شرط ہے اور نہ ہی کافی ہے، اَلبتہ عالِم بننے کا بہترین ذَریعہ ضرور ہے۔ جس نے دَرسِ نظامی کی سند حاصل کر لی اب وہ پورا عالم بھی بن گیا ہو یہ ضروری نہیں ہے کیونکہ 100 فیصد فرض علوم دَرسِ نظامی میں نہیں پڑھائے جاتے۔ نیز اب دَرسِ نظامی یعنی عالم کورس سمٹتا چلا جا رہا ہے حالانکہ ایک دور میں یہی عالم کورس غالباً 16 سال میں ہوا کرتا تھا، پھر کم ہوتے ہوتے 10 سال پر آیا اور پھر آٹھ سال کا ہوا جو ایک عرصہ تک چلتا رہا مگر اب اسلامی بھائیوں کا چھ سال اور اسلامی بہنوں کا پانچ سال کا ہو چکا ہے۔ یاد رَکھیے! دَرسِ نظامی کو مجبوری کے طور پر سمیٹا گیا ہے کیونکہ اتنے سالوں کے لیے لوگ آتے ہی نہیں ہیں۔ درسِ نظامی سے کئی کتابیں نکال دی گئی ہیں یہاں تک کہ فارسی زبان جسے پہلے درسِ نظامی کا لازمی جز سمجھا جاتا تھا اُسے بھی نکال دیا گیا ہے تو یوں بہت سی چیزیں نکالی گئیں ہیں تاکہ کسی بہانے لوگ درسِ نظامی کرنے کی طرف راغِب ہوں کہ نہ کرنے سے کرنا کروڑ دَرجے بہتر ہے۔

اِیمان کی حفاظت کا طریقہ

سُوال: آج کے اِس گئے گزرے دور میں اِیمان کی حفاظت کس طرح کی جائے؟[9]

جواب: آج کل حالات بڑے نازک ہیں اور اِیمان کی حفاظت واقعی ایک دُشوار کام ہے۔ ہم مسلمانوں کے گھر میں پیدا تو ہو گئے لیکن اَب قبر میں بھی مؤمن ہونے کی حالت میں جائیں گے، یہ ضروری نہیں ہے۔ حدیثِ پاک میں یہ مضمون موجود ہے کہ

---

9 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب اَمیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

"ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بندہ صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہو گا اور شام کو مؤمن اور صبح کو کافر ہو گا۔"(10) اِیمان بچانا اتنا مشکل ہو گا کہ جیسے ہتھیلی پر آگ کی چِنگاری رکھنا(11) یعنی جس طرح ہاتھ پر چِنگاری رکھنا مشکل ہے اِسی طرح اِیمان بچانا بھی بہت مشکل ہے۔ ہم یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے ہیں اور ہمارا نام بھی مسلمانوں والا ہے تو اب ہم جس کی چاہیں صحبت میں رہیں، جس کی چاہیں سُنیں اور اس طرح کی بے وقوفانہ باتیں کریں کہ "سُنو سب کی کرو مَن کی" حالانکہ جب ہمیں اپنے حقیقی اِسلام اور حقیقی عقیدے کا پتا نہیں ہے تو پھر ہم کس طرح ہر ایک کی سُن سکتے ہیں اور ہر ایک کی صحبت اِختیار کر سکتے ہیں؟

صِرف اور صِرف اُن عُلَمائے کِرام کی صحبت میں رہیے کہ جو رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے عاشق ہوں اور جن کا عقیدہ بالکل 100 فیصد دُرُست ہو یعنی ان کے عقیدے میں نہ تو اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اہلِ بیتِ اَطہار اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کے بارے میں کوئی کمزوری ہو اور نہ وہ کسی صحابی کے ذرہ برابر گستاخ ہوں۔ نیز جو کسی بھی صحابی کی اَدنیٰ توہین کرتا ہو وہ ہمارے کسی کام کا نہیں ہے لہٰذا اسے اپنی ڈکشنری سے نکال دیجئے، اس کی صحبت اِختیار کرنے سے بچیے اور اُس کی سُننا تو دُور کی بات ہے اسے دیکھنا بھی نہیں ہے۔ میری یہ باتیں اِیمان بچانے کا سامان ہیں تو اب اگر آپ کو میری ان باتوں پر غصہ آئے تو سمجھ لیجئے کہ آپ اپنے ہی ہاتھوں اپنے پاؤں پر

---

(10)......مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی المبادرۃ بالاعمال قبل تظاھر الفتن، ص٦٩، حدیث:٣١٣۔

(11)......ابن ماجہ، کتاب الفتن، ٣٦٥/٤، حدیث: ٤٠١٤ بتغیر قلیل۔

کلہاڑی مار رہے ہیں۔ یاد رہے! میں آپ کے اِیمان کی حفاظت اِس لیے کرتا ہوں کہ میں دِین کا اَدنیٰ خادم ہوں ورنہ مجھے اس سے کوئی پیسا نہیں ملتا۔ مجھے بُرے خاتمے سے ڈر لگتا ہے اور میں بھی اپنے اِیمان کی سلامتی کے لیے فکر مند ہوں کہ خدا جانے میرا کیا ہو گا؟ سبھی کو بُرے خاتمے سے ڈرنا چاہیے اور اس حوالے سے خود بھی دُعا کرنی چاہیے اور دوسروں سے بھی کروانی چاہیے۔ بہر حال اگر آپ اچھی زندگی گزاریں گے اور صِرف عاشقانِ رَسُول کی دِینی کتابیں پڑھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ خیر ہی خیر ہے ورنہ اگر نیٹ پر سرچ کر کے یا ویسے ہی اِدھر اُدھر کا لٹریچر پڑھیں گے تو آپ کو پتا بھی نہیں چلے گا اور آپ کا اِیمان بَرباد ہو جائے گا کیونکہ ممکن ہے کوئی غلط بات آپ کے ذہن میں بیٹھ جائے اور اِیمان کو تباہ کر دے۔

عطار ہے اِیماں کی حفاظت کا سُوالی
خالی نہیں جائے گا یہ دربارِ نبی سے (وسائلِ بخشش، ۴۰۶)

دَورانِ مَدَنی مذاکرہ تسبیح پڑھنا کیسا؟

سُوال: اِجتماعی مَدَنی مذاکرے میں بزرگ حضرات تسبیح پڑھتے رہتے ہیں ہم انہیں کس طرح سمجھائیں؟

جواب: جو بزرگ حضرات ایسا کرتے ہیں انہیں مَدَنی مذاکرے کی سمجھ بھی نہیں پڑتی ہو گی کہ کیا بولا جا رہا ہے؟ ظاہر ہے جو دَورانِ مَدَنی مذاکرہ تسبیح پڑھے گا وہ سُن بھی نہیں پائے گا تو یوں غلط فہمی ہو سکتی ہے اور اس میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجھنے کا بہت زیادہ خطرہ ہے۔ نیز بعض اوقات مَدَنی مذاکرے میں اِیمان و کفر سے متعلق باتیں ہو

رہی ہوتی ہیں اس وقت کچھ پڑھنے کے بجائے صرف کان لگا کر دھیان سے سننا چاہیے۔ بعض لوگ مَدَنی مذاکرے کے دَوران ایک دوسرے کو اِشارے کر کے کہتے ہیں سُنو! کیا بولا جا رہا ہے؟ تو اس طرح کرنے سے بھی غَلَط فہمی ہو جاتی ہو گی لہٰذا اِشاروں سے بھی بچنا چاہیے۔ یاد رَکھیے! اگر کوئی آ جا رہا ہو تو اسے بھی نہ چھیڑیں اور نہ ہی بیٹھ جاؤ، بیٹھ جاؤ کی آوازیں لگائیں کہ بعض اوقات ایسا کرنے سے بھی غلط فہمی ہو جاتی ہے۔

کیا جنَّت میں عورتوں کو دِیدارِ اِلٰہی ہو گا؟

سُوال: کیا عورتوں کو بھی جنَّت میں اللہ پاک کا دِیدار ہو گا؟

جواب: بالکل ہو گا۔[12]

منگنی میں پانچ من مٹھائی لیکر آنا!

سُوال: اگر لڑکی والے لڑکے والوں سے کہیں کہ "منگنی میں پانچ من مٹھائی لیکر آنا" اور لڑکے والوں کی اتنی گنجائش نہ ہو تو وہ کیا کریں؟ نیز اس طرح کی رَسموں کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟

جواب: کہیں کہیں ایسا ہے جیسے میمن برادری میں خرچے کی وجہ سے لڑکی والے آزمائش میں ہوتے ہیں اور بعض برادریوں میں لڑکے والے آزمائش میں ہوتے ہیں۔ بہر حال مٹھائی نہ تو پانچ من مانگی جائے اور نہ ہی پانچ کلو کیونکہ دینے والا اس وجہ سے

---

(12)...... جنَّت کی نعمتیں مَرد و عورت میں مشترک ہیں، محلات، لباس، غِذائیں، خوشبویات وغیرہا البتہ دِیدارِ اِلٰہی میں اِختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ (دِیدارِ اِلٰہی بھی مَرد و عورت) دونوں کو ہو گا۔ (فتاویٰ اہلسنَّت، سلسلہ نمبر ۷، ص ۲۴)

دیتا ہے کہ اگر نہ دی تو شادی نہیں ہو گی یا یہ لوگ ہماری بچی یا بچے کو تکلیف دیں گے یا سامنے والے کے شر سے بچنا مقصود ہوتا ہے کہ نہ دینے کی صورت میں وہ ہمیں کنجوس کہیں گے، طرح طرح کی باتیں کریں گے اور جھوٹ سچ ملا کر ہماری جگ ہنسائی کا سبب بنیں گے۔ یاد رکھیے! اِس وجہ سے مٹھائی یا کوئی بھی اچھی چیز دینا رِشوت کہلائے گا[13] اور لینے والا گناہ گار ہو گا، دینے والا چونکہ شر یا بُرائی سے بچنے یا اپنی عزت کی حفاظت کے لیے دے رہا ہے اس لیے اس پر گناہ گار ہونے کا حکم نہیں ہو گا۔[14]

شادی بیاہ کی تقریب میں تاخیر کی وجہ اور اس کا حل

سُوال: شادی کارڈ پر کھانے کا جو وقت لکھا ہوتا ہے اس وقت کے مطابق کھانا نہیں کھلایا جاتا تو کیا یہ وقت لکھنا جھوٹ میں شمار ہو گا؟

جواب: لوگ ہی نہ آئیں تو کھانا کس کو کھلائیں؟ عام طور پر لوگ وقت پر نہیں آتے جس کی وجہ سے کھانا لیٹ ہو جاتا ہے۔ لوگوں کا یہ ذہن بن گیا ہے کہ اگر کارڈ پر 10 بجے کا لکھا ہے تو کھانا 11 بجے سے پہلے شروع نہیں ہو گا لہٰذا اگر ہم لکھے ہوئے وقت کے حساب سے جائیں گے تو کافی دیر تک شادی ہال میں پھنسے رہیں گے تو یوں اب لوگوں کی تاخیر سے آنے کی ایسی عادت بن گئی ہے کہ جس کی اِصلاح بہت مشکل ہے۔

سماجی اِدارے والے اگر اپنی اپنی کمیونٹی کے لوگوں کو سمجھائیں تو ہو سکتا ہے اس کا کچھ حل نکل آئے ورنہ خالی قانون پاس کرنے سے کچھ نہیں ہوتا کیونکہ قانون صرف

---

13 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۲۵۷-۲۵۸ ملخصاً۔

14 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۷/ ۳۰۰ ماخوذاً۔

تحریر میں آجائے گا اور پھر بعد میں پتا بھی نہیں ہو گا کہ قانون بنا بھی تھا یا نہیں؟ بلکہ قانون بنانے والے خود بھی اسے بھول جائیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ ایک مجلس اس کام کے لیے بنائی جائے اور وہ یہ سارے مُعاملات حل کرنے کی کوشش کرے جیسا کہ اگر اس ماہ ہماری برادری میں تین شادیاں ہیں تو یہ مجلس دولہا اور دلہن میں سے ہر فریق کے پاس جائے اور ان کو محبت سے سمجھا کر اس بات پر راضی کرے کہ دولہا اتنے بجے آجائے گا اور دلہن والے بھی مجلس سے بولیں کہ آپ فکر نہ کریں ہمارا کھانا دُولہا والوں کے آنے سے پہلے ہی شادی ہال میں موجود ہو گا اور ہم کھانے کا اِنتظار نہیں کروائیں گے۔ اِس طرح اگر کوئی سماجی اِدارہ آگے آئے گا تو اس کی دیکھا دیکھی دوسرے سماجی اِدارے بھی ایسا کرنے لگیں گے اور یوں نظام میں کچھ نہ کچھ بہتری آجائے گی۔ صِرف باتیں اور دیر دیر تک بحث و مباحثہ کرنے اور زبردستی کی ہمدردیاں دِکھانے سے کچھ نہیں ہو گا۔

کیا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مفتی بھی تھے؟

سُوال: کیا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مفتی بھی تھے؟

جواب: غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مجتہدِ مطلق یعنی حقیقی مفتی تھے۔[15] مجتہد ہی اصل

---

[15] ...... آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہمیشہ سے حنبلی تھے اور بعد کو جب عین الشریعۃ الکبریٰ تک پہنچ کر منصب "اِجتہادِ مطلق" حاصل ہوا، مذہب حنبل کو کمزور ہوتا ہوا دیکھ کر اس کے مُطابق فتویٰ دیا کہ حضور، محی الدین اور دِینِ متین کے یہ چاروں ستون ہیں، لوگوں کی طرف سے جس ستون میں ضعف آتا دیکھا اس کی تقویت فرمائی۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۴۳۳)

مفتی ہوتا ہے اور اب جو مفتی ہیں یہ ”مفتیانِ ناقل“ کہلاتے ہیں یعنی مجتہدین نے جو کچھ بیان فرمایا اس میں سے مسئلہ نکال کر ہمیں فتویٰ دیتے ہیں۔(16)

ملفوظاتِ غوثِ اعظم پر مشتمل کتاب

سُوال: کیا اِس دور میں بھی حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ملفوظات کی کتابیں ملتی ہیں؟ اگر ملتی ہیں تو ان پر اِعتبار کیا جا سکتا ہے؟

جواب: اِعتبار نہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کتاب ”فُتُوحُ الغیب“ بہت مشہور ہے۔ اس کتاب کا کئی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے اور شیخ عبد الحق مُحدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِس کتاب کی شرح بھی فرمائی ہے جو اُردو ترجمہ کے ساتھ ملتی ہے۔ یاد رہے! ترجمہ کسی عاشقِ غوث الاعظم کا ہی لینا چاہیے۔(17)

معذور بچہ چلنے لگا (کرامت)

سُوال: حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کوئی کرامت بتا دیجیے۔(18)

---

16 ...... علم وحکمت کے 125 مدنی پھول، ص ۴۱-۴۲۔

17 ...... ”فتوح الغیب“ حُضور غوثِ اعظم سیّدُنا شیخ عَبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصوف کے موضوع پر نہایت عمدہ تصنیف ہے، اس کتاب میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنے کشف و مجاہدات سے حاصل ہونے والے دِلچسپ نکات بھی بیان فرمائے ہیں۔ خَاتَمُ المُحدِّثین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ”مِفتاح الفتوح شرح فتوح الغیب“ کے نام سے فارسی زبان میں اس کی شرح بھی لکھی ہے۔

18 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب اَمیرِ اَہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

جواب: ایک بار کچھ ایسے لوگ جن کی سوچ اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے بارے میں اچھی نہیں تھی دو ٹوکرے لے کر ہمارے غوثِ اعظم حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: ان دونوں میں کیا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی کرسی سے اُتر کر ایک ٹوکرے پر اپنا ہاتھ مُبارک رکھا اور فرمایا: اِس میں بیمار بچہ ہے۔ پھر اپنے بیٹے حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُالرَّزاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اسے کھولنے کا حکم دیا، جب وہ ٹوکرا کھولا گیا تو اس میں سے واقعی ایک بیمار بچہ نکلا جو معذور تھا، آپ نے اسے پکڑ کر فرمایا: ”قُمْ بِاِذْنِ اللہ یعنی اللہ پاک کے حکم سے اُٹھ“ تو وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دوسرے ٹوکرے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اس میں صحت مند بچہ ہے۔ پھر اس ٹوکرے کو کھولنے کا حکم دیا جیسے ہی ٹوکرا کھولا گیا تو اس میں سے واقعی ایک صحت مند بچہ نکلا اور وہ اُٹھ کر چلنے لگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ کرامت دیکھ کر ان لوگوں نے اپنی بُری سوچ سے توبہ کرلی۔ (19)

اِس حکایت سے معلوم ہوا: ❁ اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی بڑی شان ہوتی ہے ❁ اللہ کریم نے انہیں ایسی طاقت عطا فرمائی ہے کہ وہ ٹوکرے کو کھولے بغیر یہ بتا سکتے ہیں کہ اس کے اندر کیا ہے؟ ❁ وہ جب چاہتے ہیں اللہ پاک کی عنایت سے بیمار کو اچھا کر دیتے ہیں ❁ وہ شخص بہت بُرا ہے جو اللہ پاک کے اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے بارے میں غَلَط سوچ رکھتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں ایسی غَلَط سوچ سے بچائے۔ اٰمِین

---

(19)...... بهجة الاسرار، ذكر فصول من كلامه مرصعا بشىء من عجائب احواله مختصراً، ص ۱۲۴۔

رحم دِلی کسے کہتے ہیں؟

سُوال: رحم دِلی کسے کہتے ہیں؟ نیز کیا اِس کا ثواب ہوتا ہے؟

جواب: رحم دِلی یا ہمدردی کا مطلب ہے لوگوں پر ترس آنا یا اُن پر رحم کرنا اور ظلم نہ کرنا۔ جو اللہ پاک کی رِضا کے لیے کسی پر رحم کرے گا اسے ثواب ملے گا اور اللہ پاک اس پر رحم فرمائے گا۔[20] اگر واقعی ہمارے اَندر اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے رحم دِلی پیدا ہو جائے تو ہمارا مُعاشرہ بالکل صاف ستھرا اور دُرُست ہو جائے گا۔ آج گھر گھر میں ظلم کی آندھیاں چل رہی ہیں، لڑائی جھگڑے، ایک دوسرے کی بے عزتی کرنا، بُرا بھلا بولنا اور ستانا عام ہو چکا ہے، گاؤں گوٹھ ہر جگہ نفسا نفسی ہے اور لوگ ایک دوسرے کی بُرائیاں کرنے میں مشغول ہیں تو یوں ہر دوسرا بندہ کسی نہ کسی کی کاٹ کرنے میں لگا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے گھروں میں سکون نہیں رہا، پڑوس کا آرام ختم ہو گیا ہے، محلے کا چین بَرباد ہو گیا ہے اور شہر کا امن بھی باقی نہیں رہا۔

زندہ ٹڈیوں کو سیخ میں پرو کر چولہے پر پکانا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ زندہ ٹڈیوں کو سیخ میں پِرو کر چولہے پر پکاتے ہیں، ان کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: اِس منظر کو دیکھنے سے ہی آدمی کے بدن میں جُھرجُھری آجائے مگر پتا نہیں

---

[20] ...... حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمانوں کی بادشاہت کا مالک تم پر رحم کرے گا۔ (ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ما جاء فی رحمة المسلمین، ۳/۳۷۱، حدیث: ۱۹۳۱)

لوگوں کا دِل اِس طرح کرنے کے لیے کیسے راضی ہوتا ہے؟ ایسے لوگ خود کو سوئی چبھا کر دیکھیں ان سے یہ برداشت نہیں ہو پائے گا تو پھر بے چاری ٹِڈیوں کو سیخ میں زندہ پِرونا کتنا زیادہ تکلیف دہ ہو گا! ٹِڈی حلال ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ اسے تکلیف کے ساتھ پکایا جائے کوئی اور طریقہ بھی اِختیار کیا جا سکتا ہے مثلاً اس کے مَرنے کا اِنتظار کر لیا جائے کہ آخر یہ بھی مرتی ہی ہے یا کوئی ایسی صورت نکالی جائے کہ یہ مر جائے اور پھر اسے پکا لیا جائے۔ یاد رہے! حدیثِ پاک میں ٹڈی کھانے کی اِجازت دی گئی ہے۔(21)

طالبِ عِلم کو کیسا ہونا چاہیے؟

سُوال: طالبِ عِلم کو کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: طالبِ عِلم کو چاہیے کہ اپنے مقصد "رِضائے اِلٰہی کے حصول" کو ہر وقت پیشِ نظر رکھے، اپنا وقت بَرباد کرنے سے بچے، اَخلاق دُرُست رکھے، زبان آنکھ اور دِل کی حفاظت کرے، سُوال سے بچے یعنی لوگوں سے پیسے نہ مانگے ورنہ معلومات حاصِل کرنے کے لیے اپنے اُستاد سے سُوال کر سکتا ہے، عاجزی کرے یعنی اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھے، حرصِ مال سے کوسوں دُور ہو یعنی پیسوں کے لالچ میں نہ پڑے، عِلم کا حریص ہو، مُرشد، اَساتذہ اور والدین کا اَدب کرے، اپنے مدرسے کے نِظامُ الاوقات کی پابندی کرے، حقِ صحبت کا خیال رکھے یعنی جو طالبِ عِلم قریب بیٹھتا ہو اس کے حُقُوق کا خیال رکھے کہ

---

(21)......رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہمارے لیے دو مَرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں۔ دو مُردے مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔ (ابنِ ماجه، کتاب الاطعمة، باب الکبد والطحال، ۴/۳۲، حدیث: ۳۳۱۴)

وہ اس کا قریبی پڑوسی ہے اور اس کے حُقُوق ہیں اور قیامت کے دِن اس سے یہ سُوال بھی ہو گا کہ اپنے پڑوسی کا حق اَدا کیا یا ضائع کیا؟ لہٰذا اس کے لیے تکلیف دہ نہ بنے بلکہ ضَرورتاً اس کی مدد کرے جیسا کہ پڑھنے پڑھانے میں ایک دوسرے کی مدد کی جاتی ہے۔ تکلیفیں آئیں تو صبر کرے، عبادت کا ذوق رکھے یعنی خوب عبادت کرے، نیکی کی دعوت بھی دیا کرے۔ طالبِ علم کے لیے یہ کچھ مَدَنی پھول ہیں جنہیں میں نے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتاب ”کامیاب طالبِ علم کون؟“[22] سے آسان کرکے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
درود شریف کی فضیلت	1	کیا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مفتی بھی تھے؟	10
کبوتر اُڑانے کے لیے سیٹی بجانا کیسا؟	3	معذور بچہ چلنے لگا (کرامت)	11
دَورانِ مَدَنی مذاکرہ تسبیح پڑھنا کیسا؟	7	رحم دلی کسے کہتے ہیں؟	13
کیا جنَّت میں عورتوں کو دیدارِ الٰہی ہو گا؟	8	طالبِ علم کو کیسا ہونا چاہیے؟	14
منگنی میں پانچ من مٹھائی لیکر آنا!	8	☆☆☆	

---

[22]...... ”کامیاب طالب کون؟“ یہ مکتبۃ المدینہ کی 63 صفحات پر مشتمل ایک بہترین اور جامع کتاب ہے، اِس کتاب میں ان تمام اُمور کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا تعلق ایک طالبِ علم سے ہو سکتا ہے مثلاً حصولِ علم میں کیا نیت ہونی چاہیے؟ اَسباق کا مُطالعہ کس طرح کرنا چاہیے؟ سبق کس طرح یاد کیا جائے؟ اپنے اَساتِذہ، جامعہ کی اِنتظامیہ اور والدین کے ساتھ تعلقات کی نوعیت کیا ہونی چاہیے؟ بالعموم سبھی اور بِالخصوص طلبائے عِلمِ دِین کے لیے اِس کتاب کا مُطالعہ کرنا بے حد مفید ہے۔

(شعبہ فیضانِ اَمیرِ اہلِ سنّت)

اَمیرِ اَہلِ سنّت کے رسالے "قومِ لوط کی تباہ کاریاں" سے کچھ مدنی پھول

ایسا نہ کیجئے:

دورانِ گفتگو ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی دینا ٹھیک نہیں کیونکہ تالی، سیٹی بجانا محض کھیل کود، تماشہ اور طریقۂ کفار ہے۔(تفسیر نعیمی، ج۹، ص۵۴۹)

قومِ لوط کے کام:

حضرت سیدنا لوط عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کے لوگ بد فعلی کے علاوہ ایسے ذلیل افعال اور حرکات کے عادی تھے جو عقلی اور عُرفی دونوں طرح سے قبیح اور ممنوع تھے، جیسے گالی دینا، فحش بکنا، تالی اور **سیٹی بجانا**، ایک دوسرے کو کنکریاں مارنا، راستہ چلنے والوں پر کنکری وغیرہ پھینکنا، شراب پینا، مذاق اڑانا، گندی باتیں کرنا اور ایک دوسرے پر تھوکنا وغیرہ۔(صراطُ الجنان، 7/367)

سیٹی اور تالی

وَ مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی۔(پ۹، الانفال:۳۵)

صحابی ابنِ صحابی، جنّتی ابنِ جنّتی حضرت عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ کفارِ قریش ننگے ہو کر خانۂ کعبہ کا طواف کرتے، سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اور اُن کا یہ فعل یا تو اِس باطل عقیدے کی وجہ سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے اور یا اِس شرارت کی وجہ سے کہ اُن کے اِس شور سے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز میں پریشانی ہو۔(تفسیر کبیر، الانفال، تحت الآیۃ: ۳۵، ۵/ ۴۸۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جنّت میں درخت لگانے کا آسان نسخہ

(ایک بار) مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہیں تشریف لے جا رہے تھے حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مُلاحَظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ پوچھا: کیا کر رہے ہو؟ عرض کی: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: میں بہترین درخت لگانے کا طریقہ بتا دوں! سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر پڑھنے سے ہر کلمہ کے بدلے جنّت میں ایک دَرخت لگ جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجه، ج ۴ ص ۲۵۲ حدیث: ۳۸۰۷)

978-969-722-139-4
01082101

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@makt ... lmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net